شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

تقدیر

پھٹے پرانے میلے کچیلے
کپڑے، بستے، ہاتھ
قلم، دوات
اور ہاتھ میں تختی
کوئی نہ پوچھے بات
خالی چائے، زہر پیالہ
پی کر قوم کے بچے
قول کے پکے، بات کے سچے
اپنے اپنے سکول ہیں جاتے
ٹُنڈ درخت کے نیچے بیٹھے
میلے ٹاٹ کے اوپر
اُن کی بلا سے کون ہیں کھاتے
اُن کے نام کے
کئی سو ملین ڈالر
تختی پر بھی لکھتے ہیں وہ
اونچی اونچی پڑھتے ہیں وہ
الف سے اللہ، ب سے بندہ
ح سے حاکم، ر سے رندہ
اس سے آگے
وہ کیا جانیں
لکھ دی ہے تحریر
ماں باپ جن کے
ہار کے
جس کو کہتے ہیں
تقدیر!

☆......☆......☆